کشیدگی موجود ہے، محبت - محبت کا شور بہت ہے مگر اِس کے کوئی واضح اثرات سامنے نہیں آئے ہیں۔"

اِس مسلسل احساس نے کہ سفید فام مسیحی اپنے سیاہ فام بھائیوں کا خیال نہیں رکھتے، افریقہ نژاد امریکی مبشّرین کو آمادہ کیا ہے کہ وہ اپنی "الٰہیات" کی داغ بیل ڈالیں جس میں سیاہ فاموں کے مسائل اور مفادات کو مرکزی اہمیت حاصل ہوگی۔

فلاڈلفیا میں قائم "مرکز برائے شہری الٰہیات" کے میلکم نیوٹن کا کہنا ہے کہ "ہمیں بائبل کا از سرِ نو مطالعہ کرنا چاہیے اور یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ کیا خداوند نے وہی کچھ کہا ہے جو برس ہا برس سے سفید فام مبشّرین ہمیں بتاتے چلے آرہے ہیں؟" جناب نیوٹن نے بتایا ہے کہ سیاہ فام تبشیری دینیات اپنے بنیادی عقائد کے لحاظ سے سفید فام مبشّرین کے ایمان و عقائد جیسی ہے، لیکن سیاہ فام مسیحیوں نے کتاب مقدّس کو ہمیشہ اِس طرح سمجھا ہے کہ وہ امریکہ میں اپنی زندگی کو درپیش چیلنج کا سامنا کر سکیں۔ نیوٹن نے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ اکثر سفید فام "کتابِ خروج" کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ اس میں یسوع مسیح کے مخلصی کے کام کا پتہ دیا گیا ہے، لیکن غلاموں کی اولاد کے لیے "کتابِ خروج" ایک ایسی کہانی ہے جو بتاتی ہے کہ خداوند ایک قوم کو سیاسی اور سماجی استحصال سے آزادی دلانے کے لیے کس طرح مداخلت کرتا ہے۔ نیوٹن کے بقول "جب سیاہ فام کتابِ خروج پڑھتے ہیں تو ہمیں ایک آزادی دینے والا نظر آتا ہے۔" [رپورٹ: کرسچنٹی ٹوڈے بحوالہ "فوکس"، لیسٹر- دسمبر ۱۹۹۲ء]

ویٹیکن: مقبوضہ وادیِ کشمیر میں ہندوستانی مظالم ویٹیکن کی نظر میں ہیں۔

لندن میں قائم "جموں و کشمیر کونسل برائے انسانی حقوق" کے سیکرٹری جنرل سیّد نذیر گیلانی نے پوپ جان پال دوم کے نام اپنے خط میں مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی مظالم کی جانب انہیں توجہ دلائی ہے۔ بڑے پیمانے پر بے گناہ لوگوں کے قتل، اجتماعی آبروریزی اور پوچھ گچھ کے دوران میں ایذاءرسانی کے سبب نوجوانوں کی ہلاکت کے واقعات بیان کرتے ہوئے سیّد نذیر گیلانی نے رومن کیتھولک چرچ سے اپیل کی ہے کہ وہ بے گناہ مردوں، خواتین اور بچوں کو ہندوستان کے انسانیت سوز مظالم سے بچانے کے لیے مداخلت کرے۔

پوپ جان پال دوم کے صدر دفتر سے جناب سیّد نذیر گیلانی کو یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ مقبوضہ وادی میں ہندوستانی مظالم پر ویٹیکن کی نظر ہے۔ "ہولی سی جموں و کشمیر اور دنیا کے

دوسرے خطّوں میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات سے باخبر ہے اور اپنی طاقت کے مطابق لوگوں کے درمیان امن، باہمی عزت واحترام اور افہام و تفہیم کے لیے کام کر رہا ہے۔"

جناب گیلانی کو ہولی سی کی جانب سے مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ امن و انصاف سے متعلق "ویٹیکن کی پولیٹیکل کونسل" سے رابطہ قائم رکھیں۔ (روزنامہ "نیشن" لاہور - ۲۳ مئی ۱۹۹۳ء)

متفرّق

"جنس، شادی اور طلاق" ــــ ایک مغربی مسیحی جریدے کا سروے

[چند ماہ پہلے "کرسچنٹی ٹوڈے" نے اپنے قارئین میں سے پندرہ سو کے نام "جنس، شادی اور طلاق" کے حوالے سے ایک سوال نامہ ارسال کیا تھا۔ ان میں سے دو تہائی نے سوالنامے کا جواب دیا۔ جریدے کے زیادہ تر قارئین چرچ رہنما ہیں، اگرچہ یہ سب مشنری نہیں ہیں۔ سوال نامے کا جن قارئین نے جواب دیا، ان میں سے تین چوتھائی مرد تھے۔ "کرسچنٹی ٹوڈے" کے دسمبر ۱۹۹۲ء کے شمارے میں مدیرِ اعلیٰ جناب ہڈن روبنسن کے تبصرے کے ساتھ سوال نامے اور اس سے حاصل شدہ جوابات پر مبنی ایک مفصّل رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ماہنامہ "فوکس" (لیسٹر) نے "کرسچنٹی ٹوڈے" کے اس سروے کے اہم نکات فروری ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں پیش کیے ہیں جو بہ شکریہ ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔ مدیر]

۱۔ شادی شدہ زندگی کے تسلسل کا سبب

ـــــ جواب دینے والوں میں سے ۲۸ فیصد نے زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر طلاق کے بارے میں سوچا ہے۔ ان میں سے ۹/۱۰ نے بتایا ہے کہ شادی کے بارے میں مسیحی تعلیمات پر ایمان نے انہیں یک جا رہنے میں مدد دی ہے۔

ـــــ صرف ۱/۱۰ کا خیال ہے کہ خاندان یا دوستوں کی مداخلت ان کی شادی شدہ زندگی کو بچانے میں مددگار ثابت ہوئی ہے۔

۲۔ مدد کا حصول

ـــــ وہ لوگ جنہیں اپنی شادی شدہ زندگی قائم رکھنے کے لیے مدد کی ضرورت پڑی، ان میں سے ۶۱ فیصد نے مسیحی معالج سے رجوع کیا۔